صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 12 فروری 2018ء بمطابق 25 جمادی اوّل 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰہِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا خَلَقۡنَـٰكُمۡ عَبَثً۬ا وَأَنَّكُمۡ إِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُونَO فَتَعَـٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّ ۖ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِیمِO وَمَن یَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرۡهَـٰنَ لَهُ ۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ ۥ عِندَ رَبِّهِۦۤ ۚ إِنَّهُ ۥ لَا یُفۡلِحُ ٱلۡكَـٰفِرُونَO وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَیۡرُ ٱلرَّٰحِمِینَ۔

(ترجمہ) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔
و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِيَ أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Madam Deputy Speaker: I start with the Questions/Answers session. The first Question is 5793, Muhammad Ali Sahib, 5793.

* 5793 _ جناب محمد علی: کیاوزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے محکمہ نے صوبے میں انقلابی اقدامات اٹھانے کا عزم کر رکھا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کو تقریباً چار سال پورے ہونے کو ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مئی 2013ء سے اب تک محکمہ کی کارکردگی رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے صوبے میں انقلابی اقدامات اٹھانے کا عزم کر رکھا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کے چار سال پورے ہونے کو ہیں۔

(ج) محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکاٹیکس کنٹرول نے موجودہ حکومت کے مئی 2013 سے اگست 2017 تک کی مدت میں مختلف ٹیکسوں کی مد میں بہترین وصولی کا نمونہ پیش کیا ہے جو محکمہ کی عمدہ کارکردگی کا ثبوت ہونے کے علاوہ صوبائی محصولات میں اضافہ کے رجحان سے واضح طور پر نمایاں ہے۔ ٹیکسوں کی یہ وصولی اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی اگر 50 سے 60 کروڑ تک کے ٹیکس مختلف عدالتوں میں سٹے آرڈر کی وجہ سے زیر التواء نہ ہوتے، اس کے باوجود امید کی جاتی ہے کہ اس سال محکمہ ریکارڈ ریکوری کرے گا۔

ائیر وائز وصولی کی شرح درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	کل محصولات	روپے
1	2012-13	1611.187	1ارب 61کروڑ
2	2013-14	1772.822	1ارب 77کروڑ
3	2014-15	1939.980	1ارب 93کروڑ
4	2015-16	2248.734	2ارب 24کروڑ

5	2016-17	2432.592	2ارب24کروڑ
6	2017-18	(تین ماہ)692.934	69کروڑ،2لاکھ9سوچونتیس روپے۔

2۔ محکمہ ہذا کے بہترین محصولات کی وصولی کا نہ صرف حکومت کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ مقامی حکومتوں کو پراپرٹی ٹیکس کی مد میں وسائل دستیاب ہوتے ہیں جو صوبائی ترقیاتی کاموں میں مدد دیتے ہیں۔ پچھلے سال کے دوران محکمہ نے بڑے پیمانے پر ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی شروع کی جس میں ایک ہزار سے زائد ٹیکس نادہندگان کی شہری جائیداد واملاک کو سیل کیا گیا اور ان سے کروڑوں روپوں کی وصولی کی گئی، اسی مہم کے دوران موجودہ حکومت کی بہترین حکمت عملی کے تحت کارخانو مارکیٹ حیات آباد کے مالکان سے ان کی جائیداد کا ٹیکس وصول کیا گیا، یاد رہے کہ کارخانو مارکیٹ پشاور کی حدود میں شامل ہونے کے باوجود ٹیکس کی ادائیگی سے انکاری تھے۔

3۔ محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ نار کاٹیکس کنٹرول نے کئی پرانے قوانین کا از سر نو جائزہ لے کر ان کی جگہ ترمیم شدہ قوانین جس میں روڈ چیکنگ، 'سیزر آف وہیکلز' اور TDC Rules 2005 نہ صرف منظور کئے بلکہ ان پر عملدرآمد سے ٹیکس دہندگان کی تعداد ہزاروں میں بڑھ کر صوبے کو ریونیو کی صورت میں کروڑوں کا فائدہ پہنچا۔ اس کے علاوہ کئی قوانین جدید خطوط پر مرتب کرنا زیر غور ہے جس سے صوبے کو نہ صرف مالی فائدہ ہوگا بلکہ یہ قوانین ٹیکس دہندگان کے لئے کئی آسانیاں پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

4۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے صوبہ کے موٹر گاڑیوں کے مالکان کی سہولت کے لئے ایک ہزار سی سی تک کی گاڑیوں کے لئے لائف ٹائم ٹوکن ٹیکس کا اجراء کیا جس سے گاڑی مالکان کو بار بار ضلعی ایکسائز دفاتر آنے کی ضرورت نہیں رہے گی جس سے وقت اور پیسے دونوں کی بچت ہوگی۔

5۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن خیبر پختونخوا نے صوبہ کے موٹر رجسٹریشن سسٹم میں اصلاحات لاتے ہوئے ابتدائی طور پر پشاور میں موٹر سائیکل مالکان کو موقع پر ہی رجسٹریشن نمبر اور رجسٹریشن بک جاری کرنا شروع کر دیا ہے، محکمہ کے اس اقدام کو گاڑی مالکان نے سراہا جس کے بعد اس سکیم کو صوبہ کے دوسرے اضلاع میں توسیع کے لئے پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کراچی کو ایک لاکھ 'بلینک' رجسٹریشن بک کی

چھپائی کا آرڈر جاری کیا ہے۔ محکمہ کے اس اقدام سے جہاں گاڑی مالکان کو سہولت ہو گی وہاں صوبہ کے امن وامان کی صورتحال میں بھی بہتری آئے گی۔

6۔ بعض انتظامی وقانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے گاڑی مالکان کو نمبر پلیٹ کا اجراء تعطل کا شکار رہا تاہم موجودہ حکومت نے اس مسئلے کو انتہائی احسن اور شفاف طریقے سے نیلامی کے ذریعے حل کرایا اور عنقریب ہی گاڑی مالکان کو اپنے نمبر پلیٹ متعلقہ ضلعی دفاتر سے ملنا شروع ہو جائیں گے۔

7۔ محکمہ کی استعداد کار میں اضافہ کے لئے مختلف کیڈر کے ملازمین کو ٹریننگ بھی دی گئی ہیں۔

8۔ اس کے علاوہ محکمہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ نارکاٹیکس کنٹرول کے فرائض میں مختلف وصولیوں کے علاوہ غیر قانونی گاڑیوں کی ضبطگی بھی شامل ہے، محکمہ نے گزشتہ تین سالوں کے دوران تقریباً650 غیر قانونی اور چوری شدہ گاڑیوں کو تحویل میں لیا ہے جن میں سے کچھ کو اصلی مالکان کے حوالے کیا گیا ہے اور بقایا کو بحق سرکار ضبط کر کے مختلف محکموں کے استعمال اور نیلامی کے لئے محکمہ ایڈمنسٹریشن کے حوالے کیا گیا جس سے صوبائی حکومت کو کروڑوں روپوں کا فائدہ ہوا۔

9۔ موجودہ حکومت کے دور میں محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکاٹیکس کنٹرول ڈیپارٹمنٹ نے منشیات اور غیر قانونی اسلحہ کی ترسیل کے خلاف موثر کارروائی کی جس کی تفصیل درج ذیل گوشوارہ میں درج ہے۔

نمبر شمار	تفصیل منشیات/اسلحہ	مقدار
1)	چرس	2200کلو گرام
2)	ہیروئن	60کلو گرام
3)	افیون	86کلو گرام
4)	کارتوس	10150راؤنڈز
5)	میگزین	26عدد
6)	رائفل وپستول	59عدد
7)	غیر قانونی کیمیکل	900گرام
8)	شراب	1650لیٹرز
9)	نوادرات	کروڑوں روپے مالیت
10)	منی لانڈرنگ کیس	1کروڑ40لاکھ

10۔یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے علاوہ دیگر صوبوں میں بالعموم اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں بالخصوص 1, 2, اور 3 اعداد پر مشتمل موٹر گاڑیوں کی رجسٹریشن نمبر بذریعہ نیلامی جاری کی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہاں کے موٹر گاڑی مالکان اسلام آباد میں اپنی گاڑیوں کو رجسٹرڈ کرانے پر ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے صوبائی وسائل وہاں منتقل ہو جاتے ہیں۔ موجودہ حکومت صوبائی محاصل کی اس منتقلی کو روکنے کے لئے یہاں بھی اسی طرز کی رجسٹریشن نمبر سکیم جاری کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے جس سے گاڑی مالکان اس صوبے کی رجسٹریشن نمبر کی طرف راغب ہوں گے اور آمدن میں اضافے کا ذریعہ بنے گا۔

11۔ محکمہ ہذا نے پچھلے مالی سال کے بجٹ میں ٹیکسوں کی مد میں معمولی اضافہ کیا ہے جس کا مقصد ٹیکسوں کی وصولی پر آنے والے اخراجات کو پورا کرنا ہے۔ امید ہے کہ اس معمولی اضافہ سے عوام پر ٹیکس کا بوجھ زیادہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اضافہ ایک طویل عرصہ کے بعد کیا گیا ہے، جس کے دوران افراط زر کی شرح میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ مزید برآں خیبر پختونخوا کی موٹر گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس کی شرح اس معمولی اضافہ کے باوجود دوسرے صوبوں کے مقابلے میں کم ہے۔

12۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکاٹیکس کنٹرول نے اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے مئی 2016ء میں انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ میں IDC کے نام سے ایک نئے ٹیکس کی وصولی شروع کر دی ہے جس سے نہ صرف صوبائی محاصل میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا بلکہ صوبے کا وفاق پر اور دوسرے مالیاتی اداروں پر انحصار کم ہونے کی طرف ایک اہم پیشرفت ہوگی۔ اس مد میں محکمہ ہذا نے ستمبر 2017 تک 24 کروڑ 31 لاکھ کی وصولی کی ہے، موجودہ حکومت کی کوشش ہے کہ اس ٹیکس کے نفاذ سے تاجروں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو، تاجروں کے جائز مطالبات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ قوانین میں ضروری ترامیم کے ساتھ ساتھ وفاقی حکومت کی توجہ بھی کئی ضروری امور کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

<u>جناب محمد علی</u>: شکریہ۔ میڈم سپیکر، میرا کوئسچن تھا 5793، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور منسٹر صاحب کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کافی تفصیلی جواب بھی آیا ہے اور چلیں کسی حد تک تو میں اس جواب سے مطمئن بھی ہوں لیکن منسٹر صاحب چونکہ یہاں پر موجود ہیں ان سے میں ایک دو کوئسچنز پوچھوں گا اگر یہ برا نہ مانیں اور اس کے جواب مجھے دے دیں۔ اس میں یہ جو جواب میں کہہ رہے ہیں کہ ہم نے دس ارب

ریکوری کی ہے، اگر منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ یہ دس ارب جو ریکوری کی ہے ان چار سالوں میں، تو یہ پھر کس مد میں اور کہاں پہ خرچ ہوئے ہیں؟ اگر اس کا ذرا جواب دیں اور دوسرا اس میں یہ جو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی طرف سے یہ جو اینٹی نارکاٹیکس کنٹرول ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں یہ جو منشیات اور اسلحہ جس طرح چرس 2200 کلو گرام، ہیروئن 60 کلو گرام، افیون 86 کلو گرام، کارتوس 10150، میگزین 26، رائفل اور پستول 59، غیر قانونی کیمیکلز 900 کلو گرام، شراب 1650، اگر منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں، یہ جو چیزیں پکڑی ہیں، ان کا پھر کیا ہوا، اس کا ریکارڈ کہاں پر ہے، حکومت پھر اس کا کیا کرتی ہے، اس کو تلف کیا ہے، اس کو جلایا ہے یا کہیں پہ یہ پڑے ہیں؟ اگر منسٹر صاحب اس کی ذرا وضاحت کریں ان دو چیزوں کی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری ومحاصل)</u>: دا خو ما ته نه دے راغلے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی میرا خیال ہے کہ مل گیا ہے.He got it, He got it

<u>وزیر آبکاری ومحاصل</u>: جی ہاں، یہ درست ہے محکمہ ہذا نے صوبے میں انقلابی اقدامات کئے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی محمد علی۔

<u>جناب محمد علی</u>: میڈم! یہ جو فرسٹ پیج ہے، اس کا جو جواب آیا ہے، یہ تین صفات پہ ہے، تو اس کا جو مین پیج ہے، اس پہ یہاں پہ یہ جو میں دس ارب کا کہہ رہا ہوں، سال 2012 سے کل 13 محصولات 1611 ارب میں، 1 ارب 61 کروڑ ایک ہیں، پھر 14-13 میں 1 ارب 77 کروڑ، 15-14 میں 1 ارب 93 کروڑ، 16-15 میں 2 ارب 24 کروڑ، 17-16 میں 2 ارب 50 کروڑ، 18-17 میں 69 کروڑ، اس سے بنتے ہیں دس ارب روپے، اگر اس کی ذرا منسٹر صاحب وضاحت کریں اس ہاؤس کو کہ ان دس ارب کو پھر ڈیپارٹمنٹ نے کن مدات میں خرچ کیا ہیں، اس کا ریکارڈ کہاں پہ ہے تاکہ ہاؤس کو ذرا اطمینان ہو جائے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Muhammad Ali Sahib! Before Jamshed Sahib answers you، زه درته یو خبره کومه لکه ستاسو دا کوئسچنز خو Directly په دې کوئسچن کښې نشته، I think you will have to۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر آبکاری و محاصل: دا محمد علی د هر چا سرہ تنکول کوی۔ (قہقہہ)

جناب محمد علی: میں نے یہ کوئسچن کیا ہے میڈم، کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے صوبے میں انقلابی اقدامات اٹھانے کا عزم کر رکھا ہے؟ جواب ہے جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے صوبے میں انقلابی اقدامات اٹھانے کا عزم کر رکھا ہے۔ پھر میں نے (ب) میں پوچھا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کو تقریباً چار سال پورے ہونے کو ہیں۔ نو دوئ وائی چې دا هم ٹھیک دے ، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مئی 2013 سے اب تک کی محکمہ کارکردگی رپورٹ فراہم کریں۔ میڈم، یہ جو تین صفحات کا جواب ہے، یہ محکمے کی کارکردگی رپورٹ ہے۔ اس کے فرسٹ پیج پہ یہ لکھا ہے، سیکنڈ پیج پہ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ ہم نے چرس اتنی پکڑی ہے، ہیروئن اتنی، افیون اتنی، میں ان کے اس جواب ہی میں سپلیمنٹری کوئسچن کر رہا ہوں۔

وزیر آبکاری و محاصل: گورہ محمد علی خانہ! زہ بہ درسرہ کښېنمہ او خبرہ بہ او کړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جمشید صاحب! خیر دے کہ تاسو تیار نہ یئ نو مونږ بہ دوئ نہ ٹائم واخلو۔

وزیر آبکاری و محاصل: نہ زہ تیار۔۔۔۔۔

جناب محمد علی: میډم! ځہ ٹھیک شو دا بہ زہ دلتہ آفس کښې بہ دا خبرہ او کړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا بہ پریږدو۔

وزیر آبکاری و محاصل: زہ ایم پی اے صاحب تہ وایمہ چې راشی پورہ ډیټیل بہ ورتہ مونږ آفس کښې ورکړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پورہ ډیټیل بہ تاسو تہ بیا اوښائی۔ اوکے ، تھینک یو۔ جی نیکسټ۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please. Next Question 5805, Jafar Shah Sahib.

* 5805 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 12-2011ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تحصیل بحرین میں ضرورت کی بنیاد پر تحصیل لیول پٹوار خانہ کی تعمیر کے لئے 70 لاکھ سے زائد رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی موجودہ کیفیت کیا ہے، کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کی تعمیر کب مکمل ہو گی، نیز کام نہ شروع کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں، سال 14-2013ء میں چار پٹوار خانوں بشمول پٹوار خانہ بحرین جس کی تفصیل ذیل ہے، کے لئے مذکورہ رقم فراہم کی گئی تھی۔ پٹوار خانہ بحرین پر کل خرچ شدہ رقم مبلغ 24 لاکھ 21 ہزار ہے جو کہ سال 15-2014 میں مکمل کیا گیا ہے اور متعلقہ ریونیو عملہ ایک سال سے منتقل ہوا ہے اور کام کر رہا ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ میڈم سپیکر، جواب ملا ہے، مطمئن ہوں جواب ملا ہے۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Thank you very much, Thank you, Next Question is 5839, Janab Sardar Hussain Chitrali Sahib.

* 5839 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ٹیکنیکل ایجوکیشن کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے اور اس کے لئے فنڈ بھی مختص کیا ہے;

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چترال میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ضلع چترال میں ٹیکنیکل ایجوکیشن و وکیشنل کی ترویج کے لئے KP-TEVTA کے چار ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں ان میں سے تین اداروں کو ماڈل سنٹر بنانے کے لئے پاکستان ائیر فورس کے اشتراک سے کام شروع ہوا ہے ان چار اداروں کی رواں مالی سال 18-2017 کے لئے تنخواہوں اور دیگر اخراجات کی مد میں 157.604 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، مذکورہ فنڈز کی تفصیل اور ان اداروں میں طلباء اور طالبات کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ادارے کا نام	بجٹ 2017-18	طلباء کی تعداد 2015-16	طلباء کی تعداد 2016-17	طلباء کی تعداد 2017-18
1	SVTI (W)	18.57 ملین	00	332	244

	بونی،چترال				
2	SVTI(W) چترال	21.57ملین	00	123	258
3	GTVC(B)چترال	112.193 ملین	131	201	214
4	SVTI(B)چترال	5.27	114	84	45
		157.604 ملین	245	740	761

اس کے علاوہ SVTI، بونی اور SVTI، چترال سٹی، مین ورکشاپ کے لئے ضروری مشینری کی خریداری اور ان اداروں کی عمارت میں ضروری تعمیراتی کام کے لئے رواں مالی سال کے لئے 18.357 ملین کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ نیز ضلع چترال میں GPI کے قیام کے لئے KP-TEVTA میں ایک منصوبہ زیر غور ہے اور اس کے لئے KP-TEVTA نے 4.2 ملین کی لاگت کا PC-II منظور کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے بورڈ کے گیارہویں اجلاس میں مذکورہ ادارہ چترال میں سی پیک کے تحت انڈسٹریل زون میں تعمیر کے لئے جگہ مختص کرنے کے لئے KP-EZDMC کو ضروری ہدایات جاری کی ہیں جس کے لئے KP-TEVTA اور KP EZDMC میں مشاورتی عمل جاری ہے۔

جناب سردار حسین (چترالی): میڈم سپیکر! میرا سوال جو تھا، وہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سے متعلق تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ حکومت ٹیکنیکل ایجوکیشن کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے اور اس کے لئے فنڈ بھی مختص کیا ہے؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چترال میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا ہے تفصیلات فراہم کی جائیں؟ تو میڈم، تفصیلات میں انہوں نے کہا ہے کہ دو ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ چترال میں کام کر رہے ہیں، بد قسمتی سے اس کوسچن کا میرا مقصد یہ تھا کہ دو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس جو پراونشل گورنمنٹ کے سابقہ حکومت میں تھے، اس کو موجودہ حکومت نے آتے ہی بند کیا ہے۔ یہ دو ٹیکنیکل سنٹرز جو ابھی انہوں نے اس کا فنڈ مختص کیا ہے 18.57 ملین، یہ دونوں ائیر فورس کے پاس ہیں، اب جو زمین ہے جس پر کنسٹرکشن ہوئی ہے وہ پراونشل گورنمنٹ کی ہے اور اس کے لئے جو فنڈ مختص ہے، وہ بھی پراونشل گورنمنٹ کا ہے لیکن اس کو ائر فورس کو انہوں نے دیا ہے۔ اس کے اندر جو یہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سے مراد ہماری وہاں بچیوں کے متعلق طالبات و طلباء لکھا ہے، یہ ساری طالبات ہیں، یہ وہ طالبات ہیں جو کہ بیچاری ہیں، غریب ہیں، یتیم ہیں اس قسم کے لوگ جو کہ گورنمنٹ کی جو دوسری رسمی

تعلیم ہے، وہ حاصل نہیں کر پاتیں، وہ اس پہ آ جاتی ہیں تو ان سے تین تین ہزار چار چار ہزار، دو دو ہزار روپے فیس لی جاتی ہے۔ ایک طرف سے پراونشل گورنمنٹ سے انہوں نے 18.57 ملین لے لئے ہیں، آگے ان غریب بچیوں سے بھی دو دو تین تین ہزار روپے لئے جاتے ہیں جو کہ ان کے لئے Affordable نہیں ہیں۔ تو میری ریکویسٹ اس میں یہ ہے، نمبر ایک کہ یہ ٹوٹل اس کا جو بجٹ ہے اس کو Full-fledged پراونشل گورنمنٹ اور یہ منسٹری اپنے انڈر میں لے اور اس کو اپنے ذریعے سے چلائے، اور دوسری بات اس میں یہ ہے کہ جو Those centers for males جو کہ ٹیکنیکل کالج تھے، ٹیکنیکل کالج چترال اور ٹیکنیکل کالج بونی جو کہ بند ہو چکے ہیں، ٹیکنیکل کالج چترال میں بہت بڑی عمارت ہے، بہت بڑا Space ہے، پہلے اس میں ڈرائیونگ، مستری، اس طرح کے الیکٹریشن وغیرہ کے کام سکھائے جاتے تھے، اب ان کو کسی غیر ذمہ دار اداروں کو حوالہ کیا گیا ہے وہ Space بھی، تو میری گزارش ہے محترم وزیر صاحب سے کہ اس کی وضاحت کریں کہ پیسے آپ دیتے ہیں، ادارے دوسروں کو کیوں دیتے ہیں، اور پھر ان غریب بچیوں سے پیسے کیوں لئے جاتے ہیں؟ اور یہ جو دو ٹیکنیکل سنٹرز پہلے سے موجود تھے، ٹیکنیکل سنٹرز نہیں، ٹیکنیکل کالجز یہ کیوں بند ہیں؟ یہ میرا سوال ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی لاء منسٹر پلیز۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق)</u>: میڈم سپیکر، سردار حسین چترالی صاحب نے جو کوسچن کیا ہے بہت Simple اور بڑی Detailed reply ڈیپارٹمنٹ نے اس کی دی ہے، آیا یہ درست ہے کہ حکومت ٹیکنیکل ایجوکیشن کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے اور اس کے لئے فنڈ بھی مختص کیا ہے؟ جواب میں ہے جی ہاں یہ درست ہے، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چترال میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا ہے؟ تفصیلات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے یہ سیکنڈ جو کوسچن ہے اس کی ڈیٹیل میں جو ڈیپارٹمنٹ نے Reply دی ہے، انہوں نے فنڈ مختص کرنے کا ذکر کیا ہے اس کی ڈیٹیل ضلع چترال میں ٹیکنیکل ایجوکیشن و وکیشنل کی ترویج کے لئے KP-TEVTA کے چار ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں، ان میں سے تین اداروں کو ماڈل سنٹرز بنانے کے لئے پاکستان ائیر فورس کے اشتراک سے کام شروع ہوا ہے، ان چار اداروں کی رواں مالی سال 2017-18 ء کے لئے تنخواہوں اور دیگر اخراجات کی مد میں 157.604 روپے مختص کئے گئے ہیں مذکورہ فنڈز کی تفصیل اور ان اداروں میں طلباء اور طالبات کی تعداد، اس کی ڈیٹیل اور پھر اس میں ٹوٹل Amount جو بجٹ میں مختص کیا گیا ہے وہ

157.604 ملین ہے، تو اس طرح SVTI، بونی اور SVTI، تر ال سٹی مین ورکشاپ کے لئے ضروری مشینری کی خریداری اور ان اداروں کی عمارت میں ضروری تعمیراتی کام کے لئے رواں مالی سال میں 18.357 ملین کا ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا ہے، ضلع چترال میں GPI کے قیام کے لئے KP-TEVTA میں ایک منصوبہ زیر غور ہے، اس کے لئے KP-TEVTA نے 4.2 ملین کی لاگت کا PC-II منظور کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے بورڈ کے گیارہویں اجلاس میں مذکورہ ادارہ چترال میں سی پیک کے تحت انڈسٹریل زون میں تعمیر کے لئے جگہ مختص کرنے کے لئے KP-EZDMC کو ضروری ہدایات جاری کی ہیں، جس کے لئے KP-TEVTA اور KP-EZDMC میں مشاورتی عمل جاری ہے، تو میرے خیال میں تو بہت کلیئر کٹ جواب ہے، ان کا جو کوسچن ہے اس کا باقاعدہ Proper reply ڈیپارٹمنٹ نے دے دیا ہے، اگر ان کو اس سے مزید بڑھ کر کچھ کہنا ہے تو بالکل Separate Question لے آئیں ،اس کا بھی ان شاء اللہ ہم تفصیلی جواب دے دیں گے، شکریہ۔

<u>جناب اعزازالملک</u>: میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: یس، ایک منٹ، جی چترالی صاحب، Imtiaz Sahib, His Question was Why do you charge the girls کہ ان کو specifically for two things. No.1 for extra three thousand per month، ایک تو وہ یہ کہہ رہے ہیں نا۔ کالجز کا تو آپ نے Explain کر دیا ہے تو ایک وہ کہتے ہیں کہ یہ Three thousand extra charge، تو اس کا اگر آپ وہ دے سکیں، Anyway چترالی صاحب کے بعد میں پھر آپ کے پاس آتی ہوں، چترالی صاحب۔

<u>جناب سردار حسین (چترالی)</u>: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک جو یہ مختص والی بات ہے SVTI، اس کے لئے جو 18.357 ملین مختص تھا، اس کا ایک روپیہ بھی نہیں ملا ہے میرے خیال میں، کیونکہ ایک بھی مشینری وہاں پہ خریدی نہیں گئی ہے، نمبر دو، انہوں نے جو 4.2 ملین کی لاگت سے ایک PC-II تیار کیا ہے ابھی تک اس کا بھی پتہ نہیں ہے۔ فی الحال میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ جو بچیوں سے پیسے لئے جاتے ہیں ایک تو پراونشل گورنمنٹ سے انہوں نے 18 ملین روپے لے لئے جو کہ ان کی تنخواہیں ہیں، اخراجات ہیں، سب کچھ ہیں، پھر ان غریبوں سے کیوں لیا جاتا ہے جی؟

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: میڈم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سردار حسین صاحب کا جو کوسچن ہے یہ بھی Valid ہے میں کہتا ہوں کہ بہتر یہی ہے کہ اس کوسچن کو ہم کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں تاکہ ان کے خدشات دور ہو جائیں۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Afkari Sahib! You want,

تاسو په دیکښې خبره کول غوښتل۔

جناب اعزازالملک: او جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغه خو کمیټئ ته لاړ هلته به خبره اوکړې کنه؟ جی معراج همایون بی بی کوئسچن 5843۔

* 5843 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری طور پر مزدور کی کم از کم ماہانہ اجرت پندرہ ہزار روپے مقرر کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے، اور ہر مزدور کو 15 ہزار روپے ماہانہ مل رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و محنت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی جانب سے مزدور کی کم از کم ماہانہ اجرت پندرہ ہزار روپے مقرر کی گئی ہے جس کا نوٹیفکیشن بتاریخ 23 اگست 2017 کو ہوا ہے اور جو کہ یکم جولائی 2017 سے نافذالعمل ہے۔

(ب) لیبر ڈیپارٹمنٹ قانونی دائرہ اختیار میں رہ کر کم از کم اجرت پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے انسپکشن کرتا ہے اور روگردانی کرنے والے اداروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ دریں اثناء متذکرہ بالا نوٹیفکیشن کی اشاعت کر کے صوبے بھر کے اداروں کو آگاہ کیا جا چکا ہے اور اب انسپکشن کے ذریعے اس کے عملی نفاذ کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ پچھلے تین مہینوں کے دوران لیبر ڈیپارٹمنٹ

نے 3984 انسپکشن کی ہیں اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف 602 مقدمات عدالت میں دائر کئے ہیں۔

DIRECTORATE OF LABOUR
KHYBER PAKHTUNKHWA PESHAWAR

Brief/comments regarding Assembly Question No. 5843, moved by <u>Mst: Meraj Humayun Sahiba, Member of Provincial Assembly</u>.

The Provincial Government through a Notification has fixed and notified Rs. 15000/- per month as Minimum rates of Wages for Workers in Industrial & Commercial Establishments and implemented the same w.e.f. 01 July, 2017. Further, Labour Department, Khyber Pakhtunkhwa, being the custodian of guaranteed labour rights in the province, carries out routine inspections under the Khyber Pakhtunkhwa, Minimum Wages Act, 2013 and prosecutes the defaulters in the Court of Law, the Provincial Government has also Notified Authorities under the Khyber Pakhtunkhwa, payment of Wages Act, 2013 and aggrieved workers can themselves or through a legal council lodge complaints/ appeal for redressed of their grievances regarding wages.

During the last three months Labour Department Khyber Pakhtunkhwa, inspected 3984 Establishments and lodged 602 numbers of cases in the court of justice against defaulters.

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: ډیره مهربانی۔ میډم، کوئسچن نمبر 5843، میڈم، یہ کوئسچن لیبر ڈیپارٹمنٹ سے میں نے کچھ عرصہ ہوا ہے کیا تھا۔ کوئسچن یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی جانب سے مزدور کی کم از کم ماہانہ اجرت پندرہ ہزار روپے مقرر کی گئی ہے، جس کا نوٹیفیکیشن بتاریخ 23 اگست 2017 کو ہوا ہے۔ دا جواب راغلے دے بیا۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، جواب یس میں ہے اور انہوں نے کہا کہ ہاں جی یہ نوٹیفیکیشن ہوا ہے اور اجرت پندرہ ہزار ہے۔ میں نے سنا ہے کہ پندرہ ہزار نہیں مل رہے ہیں تو میرا Concern یہ تھا کہ مزدوروں کو صرف دس ہزار مل رہے ہیں، اور دو

دو رجسٹر زر کھے جاتے ہیں، جن سے دو دستخط لئے جاتے ہیں،ایک پندرہ ہزار کے لئے اور دوسرا جو ہے وہ کم اجرت پر، آٹھ ہزار دے دیتے ہیں، سات ہزار دے دیتے ہیں، میرا کوئسچن تھا کہ آیا آپ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے، اور ہر مزدور کو پندرہ ہزار روپے مل رہے ہیں کہ نہیں؟ جواب ہے کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ قانونی دائرہ اختیار میں رہ کر کم از کم اجرت پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے انسپکشن کرتا ہے اور روگردانی کرنے والے اداروں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ نو دو وائی چې مونږه به انسپکشن کوؤ او ان تین مہینوں میں انہوں نے 3 ہزار 1984 انسپکشن کا ذکر کیا ہے اور کہتے ہیں کہ چھ سو دو مقدمات ہیں۔ زما میډم! دا خبره ده چې دومره ډیرپه دریو میاشتو کښې دومره Violation اوشولو، دومره خلاف ورزی اوشوله نو مطلب دا دے چې د مزدورانو هغه Complaint ریشتیا دے، ٹھیک دے، چې هغوی ته ملاویږی نه۔ نو دا به دوئ څنګه Ensure کوی چې مزدور ته د خپل، هغه خو ډیر کم هسې هم ډیر کم دے اجرت او چې بیا هغوی سره پکښې بیا Cheating هم کیږی او Dishonest، نو دا ډیره د افسوس خبره ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی امتیاز صاحب! امتیاز صاحب۔

جناب امتیاز شاہد(وزیر قانون و پارلیمانی امور و انسانی حقوق): کوئسچن ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ سرکاری طور پر مزدور کی کم از کم ماہانہ اجرت پندرہ ہزار روپے مقرر کی گئی ہے، ڈیپارٹمنٹ سے Reply آئی ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی جانب سے مزدور کی کم از کم ماہانہ اجرت پندرہ ہزار روپے مقرر کی گئی ہے جس کا نوٹیفکیشن بتاریخ 23 اگست 2017 کو ہوا ہے اور جو کہ یکم جولائی 2017 سے نافذالعمل ہے۔ نیکسٹ ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور ہر مزدور کو پندرہ ہزار روپے ماہانہ مل رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کا بھی جواب ہے کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ قانونی دائرہ اختیار میں رہ کر کم از کم اجرت پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے انسپکشن کرتا ہے اور روگردانی کرنے والے اداروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے، دریں اثنا متذکرہ بالا نوٹیفیکیشن کی اشاعت کر کے صوبے بھر کے اداروں کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اب انسپکشن کے ذریعے اس کے عملی نفاذ کو یقینی بنایا جا رہا ہے، پچھلے تین مہینوں کے دوران لیبر ڈیپارٹمنٹ نے 3984 انسپکشنز کی ہیں اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف 602 مقدمات عدالت میں دائر کئے گئے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ اس میں صوبائی حکومت، Specially Labour Department Actively participate کر رہا ہے

اور جو لوگ اس کی Violation کر رہے ہیں ان کے خلاف باقاعدہ کیس رجسٹرڈ ہو چکے ہیں، جو کہ زیر سماعت ہیں تو میرے خیال میں ان لوگوں کے خلاف بالکل Strict action لیا جائے گا جو کہ اس قانون کی خلاف ورزی کریں گے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Meraj Bibi! It's already been taken by the government, you know.

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ جو نمبر دیئے گئے ہیں، ابھی جو کہتے ہیں کہ اتنی انسپکشن ہوئی ہے اور اتنی Violation ہوئی ہے۔ انسپکشن تو ہو رہی ہے، ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ انسپکشن ہو رہی ہے لیکن Violation بھی سامنے آرہی ہے، یہ میں نے کوسچن اس لئے کیا تھا کہ مزدوروں نے خود مجھے Complaint کی کہ ہمیں نہیں مل رہے ہیں، تو یہ ہے کہ اب ڈیپارٹمنٹ نے Prove کر لیا ہے کہ وہ نہیں مل رہے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Exactly.

محترمہ معراج ہمایون خان: تو یہ کیا کریں گے، کس طریقے سے پابند بنائیں گے، Owners کو کہ وہ مزدوروں کو پوری اجرت دیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس کے جواب کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ اب انسپکشن کے ذریعے اس کے عملی نفاذ کو یقینی بنایا جارہا ہے Like the action is being taken، ان کا جواب یہ ہے، آپ کا کوسچن بالکل Valid ہے، بالکل ٹھیک ہے لیکن As for as Imtiaz Sahib is concerned تو وہ کہہ رہے ہیں کہ We are، کوسچن ٹھیک ہے اور اس کے جواب میں گورنمنٹ ایکشن لے رہی ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم، میں کوسچن واپس لے لوں گی، Satisfied ہو جاؤں گی لیکن ڈیپارٹمنٹ نے یہ Ensure کرنا ہے کہ آئندہ کوئی شکایت نہ آئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، امتیاز صاحب ابھی آپ کا، She is not satisfied. Not satisfied، آپ کہیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: I am not satisfied شکایت نہ آئے۔ شکایت دے نہ راخی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور و انسانی حقوق: میڈم، آپ جس طرح چاہتی ہیں، اگر آپ کہتی ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اس معاملے کو ذرا مزید، Further discuss کرنا ہے تو بھی اس

کے لئے تیار ہیں، اگر آپ کہتی ہیں کہ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو اس کے لئے بھی Ready ہیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معراج بی بی کا مائیک آن کر لیں۔ جی معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میرے خیال میں میڈم، اگر اس پر ڈسکشن ہو کمیٹی میں تو بہتر ہو گا، کیونکہ بہت بڑا طبقہ ہے مزدور اور غریب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the Question, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Janab Mohammad Ali Sahib.

جناب محمد علی: دا کوم یو دے ؟ کوئسچن نمبر 5862۔

Madam Deputy Speaker: Order in the House please. Ji, 5862.

* 5862 _ جناب محمد علی: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے اب تک کتنے کارخانے، تجارتی سنٹرز قائم کئے ہیں اور ان کی کامیابیوں کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، نیز محکمہ کب تک نئے صنعتی مراکز، تجارتی مراکز اور کارخانے بالخصوص دیر بالا میں لگانے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ صنعت و حرفت کی زیر نگرانی مختلف اضلاع میں 17 بڑی اور 11 چھوٹی انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں، ان صنعتی بستیوں میں تقریباً دو ہزار دو سو 91 بڑے اور پانچ سو 12 چھوٹے کارخانے قائم ہیں۔ صوبے میں تیز رفتار صنعتی ترقی کے حصول کے لئے حکومت صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں کے لئے سازگار ماحول کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے، صوبہ بھر میں صنعتوں کے قیام میں تیزی لانے کے لئے پبلک

سیکٹر کمپنی خیبر پختونخوا اکنامک زون ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کی شبانہ روز کاوشوں سے چائنا پاکستان اکنامک کاریڈور پہ چار بڑے صنعتی زونز جیسے حطار اکنامک زون، جلوزئی اکنامک زون اور ڈی آئی خان اکنامک زون کے قیام کے لئے عملی طور پر پیشرفت کی گئی ہے۔
صوبائی حکومت نے صنعتی پالیسی 2016ء جاری کی ہے جس کے تحت سرمایہ کاروں کے لئے پرکشش مراعات کی فراہمی کا اعلان کیا ہے، نئے کارخانے لگانے کے لئے سرمایہ کاروں کی سہولت کے لئے NOC کی شرط ختم کر دی گئی ہے۔ صوبائی حکومت نے بیرونی ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو صوبے میں سرمایہ کاری کی جانب راغب کرنے کے لئے دوبئی میں روڈ شو کا انعقاد کیا تھا اور حال ہی میں سی پیک کے تناظر میں چین میں بھی کانفرنس منعقد کی تھی جس میں کئی اہم مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہوئے تھے۔
شمالی اضلاع میں صنعت و تجارت کے فروغ کے لئے سوات اور چترال میں Industrial Estates قائم کی جا رہی ہیں جس سے نہ صرف ان علاقے کے لوگ بلکہ ملحقہ اضلاع کی صنعت کو بھی فروغ ملے گا۔ مزید برآں سمال انڈسٹریل بورڈ (SIDB) نے درگئی ملاکنڈ ڈویژن میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کر دی ہے اور خواہشمند حضرات کو کارخانہ لگانے کے لئے پلاٹ بھی الاٹ کئے گئے ہیں جہاں پر تمام بنیادی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ایس آئی ڈی بی نے سوات میں انڈسٹریل اسٹیٹ (چھوٹی صنعتی بستیاں) قائم کرنے کے لئے زمین کے حصول کے لئے کوشش شروع کی ہوئی ہے اور مناسب جگہ ملتے ہی چھوٹی صنعتی بستی سوات پر کام شروع کر دیا جائے گا تاکہ سوات اور ملحقہ اضلاع کے عوام کو روزگار کے مواقع میسر آ سکیں۔
اس کے علاوہ ایس آئی ڈی بی نے دیر لوئیر (تیمرگرہ) میں فرنیچر سازی کا ورکنگ ووڈ سنٹر تیمرگرہ (WWC) کارخانہ قائم کیا ہے جہاں پر ٹریننگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ خواتین کے لئے ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر تیمرگرہ میں قائم کیا ہے جہاں پر خواتین کو ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر باعزت روزگار کما سکیں۔ مستقبل میں دیر بالا میں بھی صنعتی و تجارتی سرگرمیوں کے حوالے سے اقدامات کئے جائیں گے۔
جناب محمد علی: میڈم سپیکر! یہ کوئسچن میں نے دو سال پہلے کیا تھا اور میں اسمبلی کا تو نہیں کہہ سکتا لیکن یہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے میرے خیال میں بہت افسوس کی بات ہے کہ دو سال پہلے میں نے جو کوئسچن کیا تھا وہ ابھی آیا ہے اور وہ بھی، آپ ان کی سنجیدگی سے اندازہ لگائیں کہ پوری پانچ سالہ رپورٹ ایک پیج پر دی ہے تو میں افسوس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتا میڈم! لیکن میں نے ان سے جو مانگا تھا تو وہ اس میں

میرے کہنے کے بعد اس میں ایک بھی نہیں ہے تو لہذا میں احتجاجاً اس کو ئسچن کو میں لے لوں گا، اس میں، میرے کو ئسچن کو آپ دیکھیں اور جواب کو دیکھیں ایک پیج پر تو اس پر بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جواب وہ دے چکے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو۔ جناب محمد علی صاحب، نیکسٹ کو ئسچن۔

جناب محمد علی: آپ کو ئسچن بتائیں میڈم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5875۔

* 5875 _ جناب محمد علی: کیا وزیر صنعت و حرفت، ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے صوبے میں انقلابی اقدامات اٹھانے کا عزم کر رکھا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کو تقریباً چار سال پورے ہونے کو ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مئی 2013 سے اب تک محکمہ کی کارکردگی کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ صنعت و حرفت نے مئی سے لیکر اب تک درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

قانون تحفظ صارفین 1997 ترمیم شدہ 2005 اور 2015 میں پھر ترمیم کی گئی ہے

اس ترمیم کی رو سے ڈائریکٹریٹ صنعت و حرفت خیبر پختونخوا کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ان غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے باقاعدہ انکوائری کر کے موقع پر جرمانہ عائد کرے اور رقم خزانہ میں جمع کرے۔

(ii) ضلعی سطح پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ صارفین کے دفاتر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، عوام الناس کو حقوق صارفین سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے لئے معلوماتی پروگرام منعقد کئے گئے ہیں، اس کے علاوہ تمام ضلعی افسران روزانہ کی بنیاد پر مارکیٹ کی چیکنگ کرتے اور موقع پر جرمانہ لگا کر غیر قانونی منافع خوری کی

روک تھام کرتے ہیں، محکمہ نے اس ضمن میں اب تک نومبر 2014 سے 30 جون تک مالی سال 2014-15 میں 16 لاکھ 90 ہزار 700 روپے، مالی سال 2015-16 میں 1 کروڑ 39 لاکھ 56 ہزار 516 روپے اور مالی سال 2016-17 میں 1 کروڑ 45 لاکھ 60 ہزار 600 روپے جرمانے لگائے۔ یعنی مجموعی طور پر 3 کروڑ 20 لاکھ 7 ہزار 816 روپے جرمانہ وصول کرکے حکومتی خزانہ میں جمع کرادیا ہے جس کی بدولت نہ صرف غیر قانونی اقدامات میں کمی آئی ہے بلکہ عام آدمی / صارفین کو سہولت بھی میسر آئی ہے۔

(iii) صوبے کے 17 اضلاع میں صارف عدالتیں قائم کی گئی ہیں جو روزمرہ کی بنیاد پر عوام کو ریلیف فراہم کرتی ہیں، ان عدالتوں میں اب تک 24310 کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور تقریباً 15694 کیسز میں فیصلے صادر کئے گئے ہیں۔

<u>سوسائیٹیز / تجدید رجسٹرڈ زیر سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860</u>

اس کے تحت مالی سال 2013-14 میں رجسٹریشن / تجدید 386 ہوئی ہیں، سال 2014-15 میں 376 تجدید ہوئی ہیں، سال 2015-16 میں 246 رجسٹریشن / تجدید ہوئی ہیں اور سال 2016-17 میں 249 رجسٹریشن / تجدید ہوئی ہیں۔

<u>پارٹنر شپ ایکٹ 1932 ترمیم 2015 میں کی گئی ہے</u>

اس کے تحت مالی سال 2013-14 میں فرمز 1088، مالی سال 2014-15 میں فرمز 1313، مالی سال 2015-16 میں فرمز 1543، 2016-17 میں فرمز 1764 رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور اس میں سیریل نمبر 1 و 2 کے تحت سال 2013-14 میں -/2201730 روپے، سال 2014-15 میں -/1838296 روپے، سال 2015-16 میں -/1914470 روپے اور سال 2016-17 میں -/2287760 روپے قومی خزانہ میں جمع کئے گئے ہیں۔

اٹھارہویں ترمیم میں بوائلرز پریشر ویسلز آرڈیننس 2002 وفاق سے صوبہ خیبر پختونخوا کو منتقل ہوا ہے جس کا متبادل خیبر پختونخوا بوائلرز پریشر ویسلز ایکٹ 2016 منظور ہوا ہے۔ اس کے تحت سال 2013-14 میں 6 نئے بوائلرز رجسٹرڈ اور 281 بوائلرز کی تجدید کی گئی ہے، اس سے -/887,100 روپے، سال 2014-15 میں 10 نئے بوائلرز رجسٹرڈ اور 289 کی تجدید کی گئی ہے، اس سے -/4084340 روپے، سال 2015-16 میں 18 نئے بوائلرز رجسٹرڈ اور 312 کی تجدید کی گئی ہے، اس سے -/4504720 روپے، سال 2016-17 میں 15 نئے بوائلرز رجسٹرڈ اور 323 کی تجدید کی گئی ہے،

اس سے -/4817200روپے فیس جمع کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر -/14293360روپے قومی خزانہ میں جمع کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ پرنٹنگ پریس:

محکمہ گورنمنٹ پریس کا اہم کام صوبائی محکمہ جات کو چھپائی وغیرہ کے کاموں میں خدمات فراہم کرنا ہے، اس کے علاوہ خصوصی طور پر صوبائی بجٹ، اے ڈی پی، گورنمنٹ گزٹ، نوٹیفیکیشنز اور صوبائی محکموں کے دوسرے تمام قوانین اور ضابطوں کی چھپائی بشمول صوبائی اسمبلی، چیف منسٹر سیکرٹریٹ، گورنر ہاؤس، صوبائی وزراء اور دیگر سرکاری و نیم سرکاری دفاتر اور خود مختار اداروں کو فارم، پیڈز اور رجسٹرز وغیرہ کی ترسیل شامل ہے۔ گزشتہ چار سالوں میں محکمہ گورنمنٹ پریس نے بلحاظ مجموعی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور بہترین انداز میں محکمے کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ زیر میں گزشتہ چار سالوں کی آمدن پیش ہے:

سیریل نمبر	سال	آمدن
01	2013-14	91.094
02	2014-15	133.649
03	2015-16	152.442
04	2016-17	134.73

ترقیاتی منصوبے:

خریداری مشینری منصوبے کے تحت جدید امپورٹڈ مشینری خریدی گئی ہے جس کی مدد سے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی بہتر ہو گئی ہے، اس کے علاوہ لوکل مشینری کی خریداری کا عمل جاری ہے جس کی انسٹالیشن محکمہ پرنٹنگ کی صلاحیت کو کئی گنا بڑھادے گا لیکن اس ضمن میں محکمہ فنانس کی جانب سے 'را میٹریل' کی خریداری کے لئے فنڈز میں اضافہ انتہائی ضروری ہے۔

خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ

موجودہ حکومت نے اقتدار میں آنے کے چند ماہ کے اندر ہی سرمایہ کاری و تجارت بورڈ کا قیام عمل میں لایا تاکہ ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں کو صوبے میں سرمایہ کاری کے لئے راغب کیا جاسکے اور صوبے کے وسائل و ذخائر کو سرمایہ کاری کے لئے ان سرمایہ کاروں کے سامنے پیش کیا جاسکے۔ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے اپنے قیام کے نہایت ہی مختصر عرصے میں صوبے میں نجی سرمایہ کاروں کی وساطت سے سرمایہ کاری کا آغاز کر دیا اور متعلقہ محکموں کے اشتراک و تعاون سے مختلف

شعبوں میں میگا پراجیکٹس تیار کئے اور ان کو سرمایہ کاری کے لئے پیش کیا گیا جن میں سے چند درج ذیل ہے:

محکمہ سیر و سیاحت:

سیریل نمبر	نام سکیم	تخمینہ لاگت (تقریباً)
01	مالم جبہ سکی، چیئر لفٹ اینڈ ہوٹل پراجیکٹ	03 بلین
02	تھیم ایڈونچر پارک، نتھیا گلی	400 ملین
03	ٹوریسٹ ریکریشن، سپورٹس فیسلٹی اینڈ تھیم پارک ہنڈ، صوابی	593 ملین
04	ٹوریسٹ ریکریشن، تھیم پارک خشکی، نوشہرہ	869 ملین
05	ٹوریسٹ ریزورٹ تخت بھائی آثار قدیمہ	832 ملین
06	ایوبیہ چیئر لفٹ ماڈرنائزیشن	879 ملین
07	ناران چیئر لفٹ پراجیکٹ	01 بلین

مندرجہ بالا شعبوں میں سوات کے پر فضا سیاحتی مقام مالم جبہ میں سیاحی سرگرمیوں کے تعطل پر گہری تشویش پائی جاتی تھی۔ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے ٹورازم کارپوریشن خیبر پختونخوا (TCKP) کے تعاون سے نہایت کم عرصے میں اس خواب کو حقیقت میں بدل دیا اور مالم جبہ سکی چیئر لفٹ اور ہوٹل کو ایک شفاف طریقے سے نجی سرمایہ کار کو لیز پالیسی کے تحت ایوارڈ کیا گیا جس میں چیئر لفٹ کا کام مکمل ہو کے یکم ستمبر 2016 کو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے افتتاح کر کے سیاحوں کے لئے کھول دیا جبکہ ہوٹل کا کام زیر تکمیل ہے اور آئندہ سال سیاحوں کے لئے کھول دیا جائے گا۔ مالم جبہ منصوبے کی بحالی اس امر کی تصدیق ہے کہ پرائیویٹ سرمایہ کاروں کی موجودہ حکومت کے منصوبوں اور پالیسیوں پر مکمل اعتماد ہے اور صوبہ امن و ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے صوبے میں نجی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کو پرکشش اور سازگار ماحول فراہم کرنے کے لئے صوبائی حکومت کو لیز پالیسی اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ایکٹ میں ترامیم کی تجاویز پیش کیں جن پر متعلقہ محکموں کے ساتھ کافی سیر حاصل بحث و مباحثہ کے بعد وہ ترامیم منظور کر لی گئیں۔ یہ ترامیم صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہوں گے جو کہ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ ان ترامیم کی

روشنی میں سرمایہ کاری بورڈ نے ٹورازم کارپوریشن لمٹیڈ کے اشتراک سے دوبارہ ناران ٹو سیف الملوک جھیل چیئر لفٹ کو اپنے بورڈ کی منظوری کے بعد تشہر کیا جس میں چھ ای او آئی موصول ہوئے اور متعلقہ محکمے کے حوالے کر دیئے گئے جس کی چھان بین مکمل ہو چکی ہے اور عنقریب پراجیکٹ پر عملدرآمد کے دستخط ہوں گے۔

انرجی اینڈ پاور:

S. No.	Name of Scheme	Capacity
01	Naran HPP- Mansehra	188 MW
02	Ghor Band Khwar- Shangla	20.60 MW
03	Nandihar Khwar- Batagram	12.30 MW
04	Arkari Gol- Chitral	99 MW
05	Shogo Kach HPP- Lower Dir	102 MW
06	Bata Kundi-Mansehra	102 MW
07	Sharmai HPP	150 MW

مندرجہ بالا پراجیکٹس کی فیزیبیلٹی مکمل ہونے کے بعد تشہیر ہو چکی ہے جن میں آدھے سے زیادہ سرمایہ کار خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کی وساطت اور انتھک کوششوں سے اظہار دلچسپی ظاہر کر چکے ہیں۔ KP-BOIT اور PEDO آپس میں رابطے میں ہیں۔ انرجی اینڈ پاور میں جو پراجیکٹ IRS China میں پیش کیے گئے تھے، ان پر مختلف MoU دستخط کیے گئے، ان میں سے جن پراجیکٹس پر عملدرآمد ممکن نہ ہوا، ان کو KP-BOIT کے ساتھ شیئر کیا جائے گا تاکہ ان کی مارکیٹنگ کی جا سکے۔

آئل اینڈ گیس:

1۔ آئل ریفائنری: صوبے میں آئل ریفائنری کے قیام کے لئے خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے مختلف ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں سے رجوع کیا اور آخر کار خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کی کوششوں کے نتیجے میں FWO کے ساتھ آئل ریفائنری کے قیام کا م فیصلہ ہوا۔

سرمایہ کاری کے چند منصوبوں کی موجودہ صورتحال درج ذیل ہے:

1۔ ویسٹ ٹو انرجی: ویسٹ ٹو انرجی پراجیکٹ کی خیبر پختونخوا سرمایہ کاری بورڈ اور WSSP کے اشتراک سے تشہیر کی گئی، اس پروجیکٹ کے لئے 67 ایکڑ اراضی مریم زئی کے مقام پر منتخب کی گئی جس کے

لئے 175 ملین ڈی سی پشاور کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔ Section-9 جاری کر دیا گیا ہے اور اراضی کی دستیابی پر 6 Pre-Qualified فرمز کو RFP جاری کر دی ہے۔

2۔ NAYA TEL: خیبر پختونخوا سرمایہ کاری بورڈ کی دعوت پر NAYA TEL نے پشاور شہر، کینٹ، یونیورسٹی ٹاؤن، جمرود روڈ اور حیات آباد میں فائبر نیٹ ورک بچھانے کی پیش کش کی ہے جس کے لئے پشاور کینٹونمنٹ نے این او سی جاری کر دی ہے۔ ابتدائی طور پر فرم نے حیات آباد میں 75 کلومیٹر کے فاصلے پر یہ سہولت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

3۔ پروموشن / ایڈوکیسی: صوبے میں بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو راغب و تقویت دینے کے لئے ورلڈ بینک کی وساطت سے ERKF کے پراجیکٹ کے ذریعے بین الاقوامی معیار کا ایک روڈ شو دبئی میں منعقد کرانے کا فیصلہ کیا اور حکومت خیبر پختونخوا نے یہ منصوبہ متعلقہ شعبوں / محکموں کے اشتراک سے خیبر پختونخوا سرمایہ کاری بورڈ کے حوالے کیا جس میں صوبے کے چیف سیکرٹری، منسٹرز اور متعلقہ محکموں کے سیکرٹریز سمیت چیئرمین پی ٹی آئی جناب عمران خان صاحب اور دیگر متعلقہ عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس روڈ شو کو قومی و بین الاقوامی سطح پر بہت پزیرائی ملی۔ اس شو کا بنیادی مقصد صوبہ خیبر پختونخوا کے متعلق بین الاقوامی سطح پر آگہی تھا۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے 250 سے زائد سرمایہ کاروں نے دلچسپی کا اظہار کیا جس کے تحت 40 اظہار دلچسپی 'پروپوزل' سرمایہ کاری موصول ہوئے جو کہ خیبر پختونخوا سرمایہ کاری بورڈ کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ EOIs متعلقہ شعبوں کے حوالے کر دیئے گئے۔ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ IRS Show-Dubai کے علاوہ یہ تمام منصوبے پرنٹ میڈیا میں بھی مشتہر کئے تھے۔ IRS اور اشتہارات کے نتیجے میں تقریباً تمام منصوبوں کے لئے صحت مند تجاویز موصول ہوئیں۔ مذکورہ تجاویز متعلقہ محکموں کو چھان بین کے لئے بھجوا دی گئی۔ خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے طریقہ کار اور پبلک پرائیویٹ پارٹنر ایکٹ (PPP ACT) کے ٹکراؤ کے نتیجے میں مذکورہ تجاویز کی چھان بین نہ ہو سکی۔ لہذا جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت کی روشنی میں لیز پالیسی اور پبلک پرائیویٹ پارٹنر ایکٹ (PPP ACT) میں ترامیم کا کام شروع کیا گیا۔ لیز پالیسی میں تو مختصر وقت میں ترامیم ہو گئی لیکن PPP Act ترامیم میں ایک سال اور چھ ماہ کا وقت ضائع ہوا۔ مذکورہ دونوں ترامیم کے بعد خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے منصوبوں کی از سر نو تشہیر کا کام شروع کر دیا ہے، خلاصہ درجہ ذیل ہے:

4۔ ناران چیئر لفٹ: خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کی جانب سے دیئے گئے اشتہار کے نتیجے میں جن دلچسپی رکھنے والی فرموں نے تجاویز بھیجی تھی، ان کی Pre-Qualification کا کام مکمل ہو چکا ہے اور 26 جنوری 2017 کو Qualified Firms کو Request for Proposals ارسال کر دی گئی ہیں جن کی چھان بین بھی مکمل ہو چکی ہے اور ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تمام قانونی اور تکنیکی کارروائی مکمل ہونے کے بعد وزیر اعلیٰ کو سمری بھجوادی گئی ہے۔

5۔ تھیم ایڈونچر پارک، نتھیا گلی: اس منصوبے کی 30 ایکڑ کی الاٹمنٹ کا مسئلہ GDA کے بورڈ کی تشکیل نہ ہونے کے سبب رکا ہوا تھا، 26 دسمبر 2016 میں بورڈ کی تشکیل ہو چکی ہے اور اراضی کی الاٹمنٹ بورڈ کے 26 جنوری 2017 کے اجلاس میں شامل ہے۔ زمین کی الاٹمنٹ کے بعد منصوبے کی پرنٹ میڈیا کے ذریعے تشہیر کی جائے گی۔

6۔ ٹورسٹ ریکریشن، سپورٹس، فیسلٹی اینڈ تھیم پارک، ہنڈ، صوابی: اس منصوبے کی موٹروے سے رسائی کا مسئلہ درپیش تھا جو این ایچ اے کے انکار کے بعد اب متبادل روٹ از انبار تا ہنڈ اختیار کیا گیا۔ سڑک کی تعمیر کا کام آخری مراحل میں ہے۔

7۔ ایوبیہ چیئر لفٹ: اس منصوبے کی منظوری GDA کا بورڈ نہ ہونے کے سبب ممکن نہ ہو سکی۔ دسمبر 2016 میں بورڈ کی تشکیل کے بعد اس منصوبے کی منظوری کا مسئلہ GDA بورڈ کا 26 جنوری 2017 کے اجلاس میں شامل تھی۔ Pre-Qualification دستاویزات کی منظوری موصول ہونے کے بعد از سر نو تشہیر کی جائے گی۔

خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے مختلف فورمز پر صوبہ خیبر پختونخوا کی نمائندگی کی اور صوبے کے وسائل و ذخائر کو ہر فورم پر اجاگر کیا جس میں پاکستان بیلاروس انویسٹمنٹ فورم اسلام آباد، پاکستان انویسٹمنٹ کانفرنس اسلام آباد، CPEC سمٹ اینڈ ایکسپو و دیگر کانفرنسز شامل ہیں۔

انڈسٹریل پالیسی:

موجودہ حکومت نے صوبے میں صنعت کو فروغ دینے کے لئے انڈسٹریل پالیسی متعارف کی جس میں مختلف مراعات منظور کی گئی۔ ان مراعات کو مزید بہتر بنانے کے لئے بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے اپنی تجاویز پیش کی جس کو منظور کر کے پالیسی کا حصہ بنا دیا گیا۔ ان تمام تجاویز کی منظوری کے بعد یہ پالیسی سرمایہ کاروں کے لئے پر کشش پالیسی بن گئی۔

انویسٹمنٹ سٹریٹیجی:

مزید برآں صوبے میں نجی و بین الاقوامی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے ایک معیاری سرمایہ کاری سٹراٹیجی مرتب کرانے کے لئے محکمہ صنعت نے ERKF کے ذریعے ایک کنسلٹنٹ رکھا۔ موجودہ کنسلٹنٹ نے بورڈ آف انویسٹمنٹ کی مدد سے انویسٹمنٹ سٹریٹیجی کو حتمی شکل دے دی ہے جو عنقریب کابینہ کے سامنے منظوری کے لئے پیش کی جائے گی۔

خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ نے سرمایہ کاروں کو مختلف شعبوں میں معلومات اور آگاہی دینے کے لئے ایک کتاب انویسٹمنٹ گائیڈ (Khyber Pakhtunkhwa -The Unrevealed Story) بنائی۔اس کے علاوہ ایک دستاویزی فلم بھی تیار کی گئی ہے جس کو مختلف فورم پر سراہا گیا ہے۔

سرمایہ کاری و تجارت بورڈ کی تشکیل نو:

پانچویں بورڈ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کو ایک خود مختار ادارہ بنایا جائے جس کے تحت دسمبر 2015 میں صوبائی اسمبلی نے بل کی منظوری دے دی اور بورڈ آف انویسٹمنٹ ایک خود مختار ادارے کا وجود عمل میں لایا گیا۔

KP-TEVTA

کے پی ٹیوٹا کا قیام فروری 2015 ایکٹ کے تحت عمل میں لایا گیا، اس سے قبل محکمے کا نام ڈائریکٹوریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ مین پاور ٹریننگ تھا۔ لہذا کارکردگی رپورٹ ٹیوٹا کے قیام کے بعد بورڈ ترتیب دیا گیا ہے۔

کارکردگی رپورٹ درج ذیل ہے:

قانون سازی:

1۔ ٹیوٹا ایکٹ 2015 کا نفاذ۔
2۔ ٹیوٹا رولز 2016 کا نفاذ۔
3۔ ٹیوٹا ریگولیشن 2015۔
4۔ ٹیوٹا کے مخصوص Financial Powers 2015 کا اطلاق۔
5۔ سول سرونٹس ایکٹ اور اس کے رول و احکامات بابت سول سرونٹس آف کے پی ٹیوٹا۔
6۔ سپیشل محکمانہ ترقیاتی ورکنگ پارٹی کی تشکیل۔

ٹیوٹابورڈاور کمیٹیاں:

1۔ بورڈآف ڈائریکٹر17 ممبران پر مشتمل ہیں جس میں سرکاری افسران اور پرائیویٹ ممبرز شامل ہیں۔

2۔ ایچ آر کمیٹی۔

3۔ فنانس کمیٹی۔

4۔ ٹیکنیکل کمیٹی۔

5۔ پروکیورمنٹ کمیٹی / سٹریٹیجک پلاننگ کمیٹی۔

ایکشن فریم ورک کارکردگی:

1) تمام ووکیشنل انسٹی ٹیوٹس میں 'کمپٹنسی' میں ٹریننگ کانفاذ کر دیا گیا ہے جو کہ بین الاقوامی معیار کے عین مطابق ہے۔

2) نیشنل ووکیشنل کوالیفیکیشن کے فریم ورک کو عملی جامہ پہنانا۔

3) تمام انسٹی ٹیوٹس کو بین الاقوامی، قومی اداروں سے مرحلہ وار تصدیق کروانا تاکہ ہنر مند افراد کو قومی اور بین الاقوامی مارکیٹ کی ضرورت کے مطابق روزگار کے بہترین مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

4) اتھارٹی کے انسٹی ٹیوٹس کے لئے جدید آلات / مشینری کی خریداری، قومی اور بین الاقوامی صنعتوں میں استعمال ہوتی ہے۔

5) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ سنٹر حیات آباد پشاور کی اپ گریڈیشن اور اس کو مقامی صنعتوں سے منسلک کرنا۔

6) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ سنٹر حیات آباد پشاور میں ٹیچرز ٹریننگ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اساتذہ کی تربیت کے لئے موثر منصوبہ بندی کی گئی ہے تاکہ ان کی استعداد کار کو بڑھایا جاسکے۔ ٹیوٹا کے قیام سے لے کر اب تک مختلف کورسز میں 971 اساتذہ نے تربیت حاصل کی۔

7) Recognition to Prior Learning پروگرام جی۔آئی۔زی کے تعاون سے شروع کیا گیا ہے۔

ٹیوٹا نے صوبے کے مختلف علاقوں میں نئے فنی ادارے قائم کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مرزاڈھیر چارسدہ

2۔ عمرزئی چارسدہ

3۔ یار حسین صوابی

4۔ گدون صوابی

5۔ بونی(زنانہ) چترال

6۔ بالاچ(زنانہ) چترال

7۔ زنانہ پراپر چترال

8۔ ایس۔ڈی۔سی زنانہ بمبوریت چترال

9۔ ایس۔ڈی۔سی زنانہ چکدرہ دیر لوئر

10۔ ایس۔ڈی۔سی زنانہ زرغونہ سوات

11۔ جی۔پی۔آئی کوہستان

12۔ جی۔پی۔آئی الپوری شانگلہ سوات

13۔ جی۔ٹی۔وی۔سی درگئی ملاکنڈ ایجنسی

<u>سمال انڈسٹریز ڈویلپمنٹ بورڈ:</u>

چھوٹی صنعتوں کا ترقیاتی بورڈ SIDB صوبائی اسمبلی ایکٹ 1972 کے تحت صوبہ میں چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی ترقی اور فروغ کے لئے قائم کیا گیا۔ چھوٹی صنعتوں کے ترقیاتی بورڈ نے 2013 سے اب تک صوبہ میں صنعتوں کے تیزی سے قیام اور غربت میں کمی کے لئے مندرجہ ذیل صنعتی بستیاں شروع یا مکمل کی ہیں:

i. سمال انڈسٹریز اسٹیٹ مردان فیز۔111 (مکمل شدہ)۔

ii. سمال انڈسٹریز اسٹیٹ چارسدہ(مکمل شدہ)۔

iii. سمال انڈسٹریز اسٹیٹ درگئی(ملاکنڈ)(ترقیاتی کام شروع ہیں)۔

iv. سمال انڈسٹریز اسٹیٹ ایبٹ آباد(2زمین حاصل کی گئی ہے، ترقیاتی کام جلد شروع ہوگا)۔

v. سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سوات۔(زمین کے حصول کے لئے کوشش جاری ہے)

vi. سمال انڈسٹریز اسٹیٹ پشاور۔(2جگہیں مختص کی جاچکی ہیں)

<u>موجودہ چھوٹی صنعتی بستیوں کا بنیادی ڈھانچہ اور دوبارہ تعمیر:</u>

SIDB کی کئی چھوٹی صنعتی بستیاں 1980 کی دہائی میں قائم کی گئیں اور ان بستیوں کے بنیادی ڈھانچے انتہائی خستہ حال تھے۔ ایبٹ آباد، پشاور اور مردان فیز۔ 1&2 کی بنیادی ڈھانچے کی دوبارہ تعمیر مکمل ہو گئی ہے جبکہ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ بنوں اور مانسہرہ کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر تکمیل کے مراحل میں ہے۔

تربیتی سہولیات:

SIDB مرد اور خواتین دونوں کو تکنیکی پیشہ ورانہ اور ہنر مندانہ تربیت میں صوبہ بھر میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ 2013 سے اب تک SIDB نے مندرجہ ذیل شعبوں میں تربیت فراہم کی ہے۔

a) سلائی کڑھائی اور دستکاری	1560 افراد	(خواتین)
b) چمڑے سے بنی اشیاء	200 افراد	(مرد)
c) ماربل ہینڈی کرافٹس	50 افراد	(مرد)
d) لکڑی کی ہینڈی کرافٹس	90 افراد	(مرد)
e) قالین بافی	30 افراد	(مرد)

ERKF

اس پراجیکٹ کے تحت انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے صوبے بھر میں سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (SMEs) کی بحالی کے تحت سیلاب اور دہشتگردی سے متاثرہ چھوٹے کاروبار میں سے 1286 بحال اور اپ گریڈ کئے ہیں جس کی وجہ سے تقریباً 23,000 افراد کا (بالواسطہ اور بلاواسطہ) روزگار بحال ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ CIPK پراجیکٹ کے تحت رساپور ماربل سٹی میں مشینری پول قائم کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں معدنیات کی جدید طریقے سے مائننگ شروع ہو چکی ہے اور اس کی وجہ سے تقریباً 60% معدنیات کے ضیاع کو کنٹرول کیا گیا ہے۔

KP-EZDMC

KP-EZDMC اکتوبر 2015 کو معرض وجود میں آیا اور ایک غیر منافع بخش ادارے کے طور پر قائم کیا گیا جس کا مقصد صوبے میں صنعت کاری کو فروغ دینا ہے اور یہ صوبہ خیبر پختونخوا کی ملکیت ہے۔ گزشتہ ایک سال میں KP-EZDMC نے مندرجہ ذیل انقلابی اقدامات کئے ہیں:

1۔ صنعتی پالیسی 2016 کی تشکیل اور اجراء۔

2۔ خصوصی انڈسٹریل مراعات کی فراہمی کے لئے مخصوص ڈیسک کا قیام۔

3۔ حطار اکنامک زون کی کامیاب تشکیل / قیام۔

4۔ صوبے کے صنعت کاروں کی سہولت کے لئے SDA کو کامیابی سے تحویل میں لینا اور گدون اور ڈی آئی خان میں صنعت کاری کی بحالی۔

5۔ موجودہ انڈسٹریل اسٹیٹس کی آبادکاری بشمول حطار، گدون اور حیات آباد انڈسٹریل اسٹیٹ۔

6۔ اکنامک زونز کو وفاقی حکومت سے 100 MMCFD GAS کوٹہ کی فراہمی۔

7۔ خیبر پختونخوا میں دلچسپی رکھنے والے چائنیز صنعت کاروں کے لئے ون ونڈو سہولت کی فراہمی۔

8۔ CPEC کے ذریعے سے حاصل ہونے والے سرمایہ کارانہ اور معاشی مواقع کی علاقائی صوبائی، وفاقی اور بین الاقوامی سطح پر نمائندگی۔

9۔ جاب سیل ماڈل کا کامیاب انعقاد، جس میں پہلے دستے کی ٹریننگ ہری پور میں جاری ہے اور صوابی، ڈی آئی خان میں مزید دستوں پر کام جاری ہے۔

10۔ خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع خصوصاً ڈی آئی خان، کرک، کوہاٹ اور شمالی علاقہ جات بشمول بونیر اور سوات کے لئے اقدامات۔

11۔ اکنامک زونز میں حصول توانائی کے منصوبوں کی تشخیص کے لئے روابط کا قیام۔

12۔ ڈسٹرکٹ کرک میں آئل ریفائنری کے قیام کے لئے KP-OGCL اور صوبائی حکومت کو مدد کی فراہمی۔

13۔ پاک چائنا سمٹ اور پاک اٹالین کانفرنس اسلام آباد میں KP-BOIT کو مدد کی فراہمی۔

14۔ وفاقی بی او آئی سے منظور کردہ خیبر پختونخوا میں اپنی نوعیت کے پہلے سپیشل اکنامک زون (SEZ) کا انعقاد۔

15۔ چائنا نیشنل انجینئرنگ کمپنی کے ساتھ رشکئی میں اکنامک زون کے قیام وانتظام کے سلسلے میں مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کئے ہیں۔

16۔ حطار میں 225 میگاواٹ کے گیس ٹربائین کمپائن سائیکل کے مجوزہ منصوبہ کو سی پیک پراجیکٹ میں شامل کرنا۔

جناب محمد علی: میڈم، سوال نمبر 5875، یہ ڈیپارٹمنٹ نے ماشاءاللہ کافی تفصیلی جواب بھیجا ہے اس میں، جو میں نے پوچھا ہے کہ یہ جو چار ساڑھے چار سالہ کارکردگی رپورٹ ہے جس طرح میں نے ایکسائز

منسٹر صاحب اور ان کے متعلق، اور یہ اسی طرح سارے ڈیپارٹمنٹس تو ماشاء اللہ کسی حد تک تو یہ تسلی بخش جواب ہے، لیکن اس میں میں دو تین گلہ بھی ان کے ساتھ کروں گا۔ ڈیپارٹمنٹ سے ہو سکتا ہے کہ ذمہ داران یہاں پر بیٹھے ہیں، یہ جو ادارہ ہے اس میں انرجی اینڈ پاور بھی ہے، ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی ہے بورڈ آف انویسٹمنٹ بھی ہے، تو یہ جو تین شعبوں میں، مدات میں یہ کام کر رہے ہیں، میں نے اس میں جو تفصیل مانگی ہے تو اس میں میں نے اپنے علاقے کی حوالے سے، تو اس میں بورڈ آف انوسٹمنٹ، تین سال پہلے چیف منسٹر صاحب سے جو ایک ڈائریکٹیو میں نے لی ہے، ابھی جو یہ چیئر لفٹ کا اس میں ذکر کر رہے ہیں کہ فلاں جگہ پر ہم نے یہ کیا ہے، فلاں جگہ پر یہ، ابھی مالم جبہ میں سکیم چیئر لفٹ ہے اور PAITHOMمیںTourists recreation center, Tourists benchesفلاں، یہ سات جو جگہ بتائی ہیں ان میں بورڈ آف انوسٹمنٹ جو ٹورازم پوائنٹ آف ویو سے ہم اربوں روپے پیدا کر سکتے ہیں اور مجھے میڈم! وہ دن یاد ہے کہ چیف منسٹر صاحب جس دن حلف لے رہے تھے، وہ سکندر شیر پاؤ صاحب کی جہاں پر نشست ہے وہاں پر میں پرویز خٹک صاحب کے ساتھ کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میں ابھی مبارکباد آپ کو دے رہا ہوں، آپ ایک گھنٹے بعد چیف منسٹر ہوں گے، اس وقت میں نے یہ بتایا تھا کہ اللہ کے لئے آپ صرف ٹورازم کو فوکس کریں، اور میں ابھی بھی آپ کو اور اس پورے ایوان کو یہ بات بالکل دلیل سے کہوں گا کہ اگر ہماری صوبائی حکومت ٹورازم پر فوکس دے دے تو صوبائی حکومت کا یہ بجٹ ہم صرف ٹورازم سے پیدا کر سکتے ہیں، کمراٹ، جاز بانڈہ، اپر دیر کے علاقے میں اتناPotentialہے کہ ہم پورے ٹورازم کو یہاں پر ہم لے کر پورے صوبے کو ہم چلا سکتے ہیں، تو اسی حوالے سے یہ بورڈ آف انویسٹمنٹ کو ہم نے ایک پاور ہاؤس کے لئے، اس کیFeasibilityکے لئے کہا تھا، ایک ہم نے چیئر لفٹ کے لئے بتایا تھا۔ تین سال گزر گئے یہ جو رپورٹ ابھی یہاں پر یہ بتا رہے ہیں، اس میں نہ تو اس کے اوپر کوئی کام ہوا ہے نہ ان کی سنجیدگی کا کوئی ذکر ہے۔ اس کے علاوہ میڈم! یہ ارشد عمرزئی صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں، جب یہ ڈیپارٹمنٹ ان کے پاس تھا تو ہم نے کافی ان کے ساتھ میٹنگز وغیرہ کی تھیں کہ آپ برائے مہربانی یہ ووکیشنل سنٹرز جو ہیں، ٹیکنیکل یہ جو کالجز وغیرہ ہیں ان کو آپ وہاں پر پروموٹ کریں، بنائیں وہاں پر تاکہ لوگ سکل سیکھیں اور یہ صوبے کے لئے ایک نرسری جو ہے وہ بنے گی تاکہ اس ادارے کے بھی کام آئے اور صوبے میں روزگار کے مواقع میسر آئیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر، امتیاز قریشی صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی: میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمنی ہے، اس کے ساتھ Related ہے؟

جناب امجد خان آفریدی: ہاں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس کے ساتھ Related ہے جی، تو پھر امجد آفریدی، امجد آفریدی۔

جناب امجد خان آفریدی: میډم سپیکر، ستاسو ډیره مهربانی چې ټائم مو را کړو۔ میډم، نن نه تقریباً شپږ اووه میاشتے مخکښې په دغه فلور باندے زه دے ځائے کښې ناست ووم، احتجاج مو کړے وو جی، بیا په دا 'ډائس' باندې اؤریدم بیا مو احتجاج اوکړو جی او چیئر دا رولنګ ورکړے وو چې لسو ورځو کښې به د ګیس رائلټی د کوهاټ فنډ ریلیز کیږی، د هغې اووه میاشتې تیرې شوې تر ننه پورې ریلیز نشو، آیا د دې اسمبلۍ وقعت څه دے؟ د دې اسمبلۍ اختیارات څه دی؟ د دغه چیئر څه اختیارات دی چې تاسو دا اسمبلی چیئر کوی، چې زمونږه د ګیس رائلټی بند ده د دریو کالو، نه ریلیز کیږی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! ستاسو کوئسچن، Is not ضمنی کوئسچن، امتیاز صاحب، امتیاز صاحب کو کسچن کا جواب دے دیں۔

(اس مرحلہ پر امجد خان آفریدی نے احتجاجاً ہاؤس میں سیٹی بجانی شروع کر دی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمنی کو کسچن، ضمنی کو کسچن۔

جناب امجد خان آفریدی: حق مو دے جنګیږو نه، خپل حق به نه غواړو۔ د 2016-17 ء مونږه ته یوه روپۍ نه ده ملاؤ شوې۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمنی کو کسچن، ضمنی کو کسچن۔

جناب امجد خان آفریدی: د 2016-17، 73 کروړ روپۍ ریلیز دی، د 2017-18، 56 کروړ روپۍ ریلیز دی، وزیر خزانه ته مو اووئیل، دلته کښې زما خوئیندې ناستی دی هغه چې کوم الفاظ اوکړل، هغه الفاظ زه په دې فلور باندې بیان کولې نشم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز صاحب! یہ ضمنی کو کسچن کا جواب نہیں ہے نا۔

(اس مرحلہ پر امجد خان آفریدی نے احتجاجاً ہاؤس میں دوبارہ سیٹی بجانی شروع کر دی)

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امیتاز صاحب! آپ کو کسچین کا جواب دیں۔

(اس مرحلہ پر امجد خان آفریدی نے احتجاجاً ہاؤس میں مسلسل سیٹی بجانی شروع کردی)

جناب امجد خان آفریدی: مائیک خلاص کړئ چې زه خبرې او کړم۔

Madam Deputy Speaker: I never seen this in my life, you know, for the first time in my life I am seeing this drama.

(اس مرحلہ پر امجد خان آفریدی احتجاجاً ہاؤس میں سیٹی بجاتے رہے)

Madam Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 13 فروری 2018ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)